قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

ہفتہ 20 نومبر 2021ء | 14 ربیع الثانی 1443 ہجری قمری | 20 نبوت 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:276

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

(سورۃ توبہ: 119)

ترجمہ :اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

فرمانِ رسول ﷺ

مجالس ذکر

’’حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ لمبا سوال جواب ہے کہ کیا مانگتے ہیں ؟ جنت مانگتے ہیں، پناہ چاہتے ہیں۔بخشش چاہتے ہیں۔تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان کو پتہ ہو کہ میری پناہ کیا ہے اور یہ سب کچھ، تو ان کا کیا حال ہوگا؟ اور پھر فرماتا ہے کہ اچھا اگر وہ میری بخشش چاہتے ہیں، بخشش طلب کرتے ہیں تو مَیں نے انہیں بخش دیا اور انہیں سب کچھ وہ دے دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔تو فرشتے اس پہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ!ان میں فلاں خطا کار شخص بھی تھا۔وہ وہاں سے گزرا اور انہیں ذکر کرتے دیکھ کر یونہی ان میں بیٹھ گیا۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔‘‘

(خلاصہ ازصحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفارباب فضل مجالس الذکرحدیث نمبر۴۹۸۳)

اس شمارہ میں

- دیکھیے نہ دیکھیے! (منظوم)
- ’’جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا‘‘
- حدیث ھٰذَا خَلِیۡفَۃُ اللّٰہِ الۡمَھۡدِی بخاری میں!
- رپورٹ سالانہ اجتماع 2021ء مجلس انصار اللہ نیدرلینڈ

فرمان خلیفہ وقت

روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ سے اقتباس بچوں کو پڑھنے کے لئے دیا کریں

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

نیشنل مجلس عاملہ فِن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات بموٴرخہ 12 نومبر 2021ء کے دوران ایک ممبر نے حضور سے سوال کیا کہ

حضور! لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا: مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے اقتباس نکال کر ان کو ٹائپ کر کے پرنٹ نکال کے لوگوں میں دیں۔ وہ لوگ جن کو پڑھنے کا شوق ہی نہیں ان کے لیے ایک کتاب کو لگاتار پڑھنا مشکل ہے۔اگر انہیں اقتباسات دیں گے تو کچھ نہ کچھ اس subject پر توجہ پیدا ہو جائے گی۔انگلش یا اردو میں ٹائپ کر کے گھروں میں دیا کریں۔اس سے پھر اگر کتابیں نہیں تو کم از کم اقتباسات ہی پڑھنا شروع کر دیں گے۔ **الفضل میں جو اقتباسات آتے ہیں۔روزنامہ الفضل اور انٹرنیشنل الفضل کے شروع میں ہی پہلے صفحہ پر جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات آتے وہی نکال کے ان کو دے دیا کریں۔اس سے کم از کم کچھ نہ کچھ تو ان لوگوں کو پتا لگ جائے گا۔** باقی آج کل پڑھنے کا رجحان ہی نہیں ہے۔آج کل تو رجحان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ہی 30 سیکنڈ کے اندر اندر جو بات کان میں پڑ جائے وہ دیکھ لو یا سن لو۔

(This week with Huzur, 12, Nov 2021)

دیکھیے نہ دیکھیے!

پھر فلک ہے مہرباں، دیکھیے نہ دیکھیے
وجد میں ہے یہ جہاں، دیکھیے نہ دیکھیے

منزلوں کے درمیاں فاصلے سمٹ گئے
وقت ہے رواں دواں، دیکھیے نہ دیکھیے

اک نیا جنوں لیے قبلۂ نگاہ میں
ہر امنگ ہے جواں، دیکھیے نہ دیکھیے

اک حسین دور کا ہو چکا ہے اہتمام
کھل چکے ہیں بادباں، دیکھیے نہ دیکھیے

عشق کی ترنگ میں سوئے منزل مراد
بڑھ رہا ہے کارواں، دیکھیے نہ دیکھیے

شبنمی ہواؤں پر خوشبوؤں کا راج ہے
وہ چلی گئی خزاں، دیکھیے نہ دیکھیے

آسماں پہ چھا گئی، روشنی شفق مثال
شام ہے دھواں دھواں، دیکھیے نہ دیکھیے

رات کے وجود سے چھٹ گئیں مصیبتیں
اب ہے صبح کا سماں، دیکھیے نہ دیکھیے

مل رہی ہیں شان سے چاند کی شہادتیں
ہو رہا ہے سچ عیاں، دیکھیے نہ دیکھیے

عبدالصمد قریشی

دربارِ خلافت

’’نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دوسرے سے ہمدردی اور شفقت کے بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

’’نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر مَیں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438-439 ایڈیشن 2003ء)

(یہ تو بہت بڑی بات ہے کہ خبر گیری کی جائے، اُن کا تو مذاق اُڑایا جاتا ہے، ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جبتک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 216-217 ایڈیشن 2003ء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی خوبی بیان کرتے ہوئے، مسلمانوں کی خوبی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’قرآنِ شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں مَیں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّبِذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَالۡجَارِ الۡجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡۢبِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ وَمَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ﴿۳۷﴾ (سورۃ النساء: 37) تم خدا کی پرستش کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ، اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور اُن سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں۔ (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتے دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو، جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 208-209)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

’’اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو وہ اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ ... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے افراد کے لئے تعلیم اور دلی کیفیت کا اظہار ہے تا کہ نہ صرف یہ کہ دنیا کے سامنے ایک پاک نمونہ قائم کرنے والے ہوں بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے والے بھی بن جائیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی رحمۃ المسلمین حدیث: 1924)

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کا رحم مانگتے ہیں، اُس سے اُس کی رحمت کے تمام چیزوں پر حاوی ہونے کا واسطہ دے کر اُس سے دعا مانگتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی ہمدردیٔ خلق کے جذبے کو بھی پہلے سے بڑھ کر دکھانا ہوگا، اُس میں بھی وسعت دینی ہو گی۔

(خطبہ جمعہ یکم جون 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اداریہ

’’جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا‘‘

آج کے دور میں عاجزی و انکساری اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر خاکستر ہوجانے کی بہت ضرورت ہے

خاکسار اپنے اداریوں کے لئے بالعموم عناوین کی تلاش کے لئے قرآن کریم، احادیث نبوی ﷺ، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور فرمودات خلفاء سلسلہ میں سے ہی کوئی خیال یا پوائنٹ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کبھی کبھار قارئین کرام کی ڈاک میں بھی کوئی ایسی کام کی چیز مل جاتی ہے کہ جس سے ذہن کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک مضمون تشکیل پا جاتا ہے، اس کے علاوہ قارئین گاہے بگاہے کسی عنوان کی طرف توجہ بھی دلا دیتے ہیں۔ حال ہی میں میرے ساتھ دوستانہ مراسم رکھنے والے بزرگ جناب مبارک طاہر نے حضرت مسیح موعودؑ کے انتہائی گہرے مطالب پر مشتمل مصرعہ ’’جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا‘‘ کو بطور عنوان بھجوا کر اس اہم موضوع کی اہمیت اور ہماری حقیقی آشنا ہستی یعنی اللہ تعالیٰ کو پانے کے طریق بیان کرنے کی درخواست کی ہے۔ شاید ان کا مقصد اس مضمون کو بیان کرنے سے یہ ہو کہ دنیا بھر کے موجودہ حالات و واقعات کی روشنی میں معاشرے میں صبر، حوصلہ اور برداشت کا مادہ کم ہوتا جا رہا ہے، معمولی معمولی بات پر بھڑک اٹھنا معمول بن رہا ہے۔ وسعتِ حوصلہ کا فقدان معاشرہ میں کم نظر آنے لگا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر آپس میں ناچاقیاں اور لڑائیاں بڑھ رہی ہیں۔ دورانِ گفتگو چھوٹے بڑے کا لحاظ نہ رکھنا عام سی بات سمجھی جانے لگی ہے۔ بدزبانی سے بھی ماحول میں تعفن پیدا ہو رہا ہے۔ گفتگو کے دوران تکبر اور ریاکاری ملاوٹ کر کے بعض یہ سمجھتے ہیں کہ معاشرہ میں ان کا قد اونچا ہوتا ہے، حالانکہ ان عقل کے اندھوں کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انہی لوگوں کو سخت وعید کی ہے۔

ممکن ہے قارئین یہ سوچیں کہ مندرجہ بالا تمہید کا اس موضوع کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پہچان، اس کے حقوق اور اس کی عبادت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اس کی مخلوق (جو اللہ کی عیال یعنی خاندان ہے) کے ساتھ نیک اور محبت کے تعلقات استوار نہ ہوں، اس کے بندوں کے حقوق ادا نہ ہو رہے ہوں۔ ان کے ساتھ تحمل، بُردباری، طبیعت میں نرمی اور رکشائش کے ساتھ برتاؤ نہ کیا جائے تو نہ خدا ملتا ہے اور نہ وصال صنم ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو خاک میں ملانے اور جُھک کر زندگی گزارنے سے یہی مراد ہے کہ سب سے پہلے معاشرہ میں بسنے والوں کے ساتھ عاجزی، انکساری اور خاکساری کا برتاؤ کرو پھر بڑے آشنا اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے اس کے آگے رکوع و سجود کرو۔ سجدے میں ناک رگڑو تب آشنا ملے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے دل کینہ اور بغض سے صاف ہونا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ’’دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 29دسمبر 2017ء)

جب انسان اس حد تک اپنے آپ کو نیچے لے جا کر خدا کی مخلوق سے حسنِ سلوک کرتے ہوئے اس کے حضور گرتا ہے، جھکتا ہے تو یہی معنی ہیں حضرت مسیح موعودؑ کے اس مصرعہ کے، جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا۔ اپنے آشنا، اپنے ربّ کو پانے کا یہی راز ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ بالا مصرعہ کے الفاظ کو روحانی لحاظ سے سمجھنے کے لئے اس دنیا میں مجازی محبت پر اس مثال کو اپلائی کرنا چاہئے۔ آشنا کا لفظ رفیق، یار، جگری دوست، محبوب، عاشق کے لئے بولا جاتا ہے اور مذکر و مونث دونوں کے واسطے استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ خاک کے معنی زمین، مٹی، دھول، غبار اور نیچے لگنے کے ہیں۔ آشنا کے معنی پر غور کریں تو اس کے اندر ہی خاک میں ملنے کے معنی موجود ہیں۔ اردو لغات میں لکھا ہے کہ کسی کی طرف مائل ہونا اور محاورہ درج ہے دونوں گھٹنے آشنا بزمین ہوئے کہ دونوں گھٹنے زمین کی طرف مائل ہوئے۔ زمین کی طرف جھکے۔ اگر مجازی آشنا کی بات کریں تو ہم آئے روز Affair کے بارے سنتے رہتے ہیں۔ اور بارہا سننے میں آتا ہے کہ جب کسی کو کسی سے پیار ہو جائے تو اُس کو پانے کے لئے انسان ہر قسم کے جتن کرتا ہے اور ہر اس حد سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے جس کو عرف عام میں بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کے حصول کی خاطر اس کو خاک چاٹنی پڑتی ہے اس کے بعد کہیں جا کر آخری حد تک پہنچتا ہے۔ بعض اوقات منت سماجت، عجز و انکساری اور عزیز و اقارب کے پاؤں پکڑ کر منانے کی کوشش ہوتی ہے تب وہ آشنا پانے میں کامیاب ہوتا یا ہوتی ہے۔ گویا اس کے حصول کے لئے ناکوں چنے چبانے پڑتے ہیں یا دانتوں سے لوہے کے چنے چبانے کی نوبت آجاتی ہے۔ اس سب کا ذکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ کو علم ہو جائے کہ اس دنیا میں مجازی آشنا کو پانے کے لئے کتنے جتن کرنے اور اپنے آپ کو خاک میں ملانا پڑتا ہے۔

اس اہم موضوع کے روحانی معنوں میں داخل ہونے سے قبل تمام مذاہب کی عبادات کے طریق کار کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ دنیا کے مذاہب پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی عبادت میں اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ضروری ہے۔ کسی میں Bowdown کی اور کسی میں سجدہ کرنے یعنی Prostrate کی کیفیت ہے۔ کسی میں سرنگوں کر کے باادب کھڑے ہو کر یا ذرا سا کمر کے بل رکوع کی طرح جھک کر عبادت کے فرائض ادا کئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام مذاہب کے طریقوں کو اسلام کی عبادت یعنی نماز پڑھنے کے انداز میں جمع کر دیا ہے۔ یہ تمام طریق آشنا کے حصول کے لئے خاک میں ملنے ہی کی مانند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مومن کی نماز میں ان اداؤں پر اتنا پیار اور ناز آتا ہے کہ وہ مومن کے قریب آجاتا ہے۔ مومن ایک قدم بڑھتا ہے تو آشنا دو قدم قریب ہو جاتا ہے۔ نوافل تو ہے ہی نام اپنے آپ کو خاک میں ملانے کا اور تہجد کے وقت کی ادائیں خدا کو بہت پسند آتی ہیں۔ جب وہ انکساری، عاجزی میں گڑگڑا کر اور آنسو کی لڑی کے ساتھ اللہ کے حضور اپنی پپتا سناتا ہے تو وہ سمیع و بصیر خدا اسے سنتا بھی ہے اور دیکھ بھی رہا ہوتا ہے۔ رات جب نوافل میں ایک مومن اپنے آپ کو جھکاتا ہے تو اس کے آنسو خدا کو بہت پسند آتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے بہت پسند ہیں ایک شہید کا راہِ خدا میں نکلا ہوا خون کا قطرہ اور ایک اللہ تعالیٰ اور اس کی محبت کے حصول کی خاطر آنکھوں سے نکلا ہوا آنسو کا قطرہ۔ یہ بھی اسی شہید بمعنی گواہ کا قطرہ ہے جو خدا کی خدائی اور وفادار آشنا کی وحدانیت کی گواہی کے لئے نکلتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بہت اچھوتے انداز میں یوں بیان فرمایا ہے:

’’نماز کی جس قدر حالتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں۔ مثلاً کھڑا ہونا یا رکوع کرنا۔ اس کے ساتھ ہی روح پر بھی اثر پڑتا ہے اور جس قدر جسم میں نیازمندی کی حالت دکھاتا ہے۔ اسی قدر روح میں پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ خدا نرے سجدہ کو قبول نہیں کرتا مگر سجدہ کو روح کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ اس لئے نماز میں آخری مقام سجدہ کا ہے۔ جب انسان نیازمندی کے انتہائی مقام پر پہنچتا ہے تو اس وقت وہ سجدہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ جانوروں تک میں بھی یہ حالت مشاہدہ کی جاتی ہے۔ کتے بھی جب اپنے مالک سے محبت کرتے ہیں تو آکر اس کے پاؤں پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں اور اپنی محبت کے تعلق کا اظہار سجدہ کی صورت میں کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 آن لائن ایڈیشن 2016ء صفحہ 79)

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو خطبہ جمعہ فرمودہ 2جنوری 2004ء میں یوں بیان فرمایا ہے

’’حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

وہ عبادالرحمن جنہوں نے دنیا میں انکسار اور عدل و انصاف کے ساتھ اپنی عمر بسر کی۔ جو دن کے اوقات میں بھی احکام الٰہی کے تابع رہے اور رات کی تاریکیوں میں بھی سجدہ و قیام میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے رہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرتے ہوئے انہیں ساتویں آسمان پر جگہ عنایت فرمائے گا یعنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رکھے جائیں گے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر ہی ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 207-208)

اس کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ (کنزالعمال جلد 2 صفحہ 52) کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان میں جگہ دیتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں نے خدا کے لئے هَوْن اور تَذَلُّل اختیار کیا ہوگا اس لئے خدا تعالیٰ بھی انہیں سب سے اونچا مقام رفعت عطا فرمائے گا اور انہیں منازل قرب میں سے سب سے اونچی منزل عطا کی جائے گی۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 597)

اسی مضمون کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ بالا مصرعہ کا مکمل شعر اس طرح ہے۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ اس زمانے میں عاجزی اختیار

کرنے کے طریقے اور سلیقے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھائے اس لئے آپ علیہ السلام کے روحانی نسخوں پر عمل کر کے ہی ہم اس خلق کو حاصل کر سکتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ، 28رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ مَاخَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔

(الذّاریات:57)

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232البدر 24 اپریل 1903)

تو اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ عاجزی اختیار کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو، اس کی عبادت کرو۔ تو عاجزی سمیت تمام خلق پیدا ہوتے چلے جائیں گے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا ہے جب تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آجائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کیلئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 434 الحکم 17 اکتوبر 1903ء)

جب آدمی دعا کر رہا ہو سمجھ نہ آرہی ہو تو عاجزی کس طرح پیدا ہو گی اگر مطلب نہ آرہا ہو۔ اس لئے اپنی زبان میں دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مانگیں اس کے آگے روئیں، گڑگڑائیں۔

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں: ’’...انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سَلبِ خودی کا ہوتا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 216البدر 2 مئی 1907ء)

آپؑ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 455، 16 نومبر 1903ء)

آپ نے فرمایا: ’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے... کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہوتا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دُنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دُنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔‘‘

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18صفحہ 402-403)

فرمایا: ’’انسان جو ایک عاجز مخلوق ہے اپنے تئیں شامت اعمال سے بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کبر اور رعونت اس میں آجاتی ہے۔ اللہ کی راہ میں جب تک انسان اپنے آپ کو سب سے چھوٹا نہ سمجھے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ کبیر نے سچ کہا ہے۔

بھلا ہوا ہم نیچ بھئے ہر کو کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم چھوٹے گھر میں پیدا ہوئے۔ اگر عالی خاندان میں پیدا ہوتے تو خدا نہ ملتا۔ جب لوگ اپنی اعلیٰ ذات پر فخر کرتے تو کبیر اپنی کم ذات باخندہ پر نظر کر کے شکر کرتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 314-315الحکم 31 مئی 1903ء)

٭ میں اپنے مضمون کو مثالوں سے آراستہ کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنے آقا و مولیٰ اور مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی طرف آتا ہوں۔

آپ ﷺ کے خصائل میں لکھا ہے۔ آپؐ کسی کی مذمت و تحقیر نہ کرتے اور نہ توہین و تنقیص۔ نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔ آپؐ کسی دنیوی معاملہ کی وجہ سے نہ غصہ ہوتے نہ برا مناتے۔ اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ نہ ہوتے اور نہ اس کے لئے بدلہ لیتے۔ آپؐ کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔

(حدیقۃ الصالحین از ملک سیف الرحمن، صفحہ 45-50)

آپؐ کی عادات میں لکھا ہے۔

اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے گھر کے کام کاج کرتے۔۔۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے، آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے، بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے، امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی دعوت دیتا تو آپ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ خدا کے خوف سے فکر مند رہتے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے

(حدیقۃ الصالحین 63-64)

’’حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تکبر نام کو بھی نہ تھا نہ آپ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات سے برا مناتے اور بچتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام آئیں اور ان کی مدد کریں یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لیے ہر وقت کمربستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔‘‘

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 67)

ایک جگہ فرمایا مجھے غریبوں میں تلاش کرو۔ خاک میں ملنے کا طریق بیان کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں

’’اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرورتمندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو اگر تم ایسا کرو گے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 51-52)

فرمایا تم مجھے کبھی بھی بخل سے کام لینے والا، بڑ ہانکنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد)

قارئین آئیں! اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادات و خصائل کو عاجزی و انکساری کے اس آئینہ میں دیکھتے ہیں

آپؑ کی سیرت قدسیہ اور اوصاف کریمانہ جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا کے مضمون سے لبریز ہیں۔ آپ کی تمام زندگی انتہائی سادگی، عاجزی و فروتنی اور انکساری سے گزری۔ آپؑ اپنی مجالس میں آنے والے دوستوں سے انتہائی محبت سے ملتے۔ آپؑ کے قول و فعل سے بڑا پن یا بڑے آدمی کا تاثر نہ ملتا۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مرزا سلطان احمد اکثر فرماتے تھے کہ والد صاحب نے اپنی عمر ایک مغل کے طور پر نہیں گزاری۔ ایک دفعہ آپ ایک یکہ پر سوار ہو کر بٹالہ جا رہے تھے۔ رقم کی ادائیگی ہو چکی تھی۔ آپ کو نہر کا پل پار کرکے یاد آیا کہ کوئی چیز گھر رہ گئی ہے۔ آپ یکہ والے کو نہر پر کھڑا کر کے قادیان پیدل آئے۔ اتنے میں یکہ والے کو بٹالہ کی سواریاں مل گئیں اور وہ چل دیا۔ جس پر آپؑ پیدل بٹالہ پہنچے۔ اگلے روز مکرم مرزا سلطان احمد نے یکہ والے کو برا بھلا کہا اور سختی بھی کی اور کہا کہ اگر مرزا نظام الدین صاحب ہوتے تو تم کو خواہ تین دن وہاں ٹھہرنا پڑتا تو ضرور ٹھہرتے۔ ایک نیک اور درویش طبع آدمی کی تم نے کوئی خاطر نہیں کی۔ جب حضرت مسیح موعودؑ کو علم ہوا کہ یکے والے کے ساتھ سختی ہوئی ہے تو آپؑ نے فرمایا ’’وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اسے مزدوری مل گئی اور وہ چلا گیا۔‘‘

(حیات طیبہ صفحہ 15-16)

آپؑ فرماتے ہیں:

’’انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا سو تم دل کے مسکین بن جاؤ‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20صفحہ 63)

پھر فرماتے ہیں کہ

’’تکبر سے بچو۔۔۔تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقل مند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔

کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر علم اور عقل دے دے۔‘‘

(نزول المسیح،روحانی خزائن جلد 18صفحہ 402)

حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

بد تر بنو تم ہر ایک سے اپنے خیال میں
کہ شائد اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا اقتباس کو مضمون کی پیک بناتے اور اب اس موضوع کو سمیٹتے ہوئے خاکسار اپنی ذہنی فکر کو اسی پر ختم کرتا ہے اور چند ایسی نیکیاں، اخلاق حسنہ اور ایسی بدیاں یا اخلاق سیئہ کا ذکر کر کے مضمون کا اختتام کرتا ہے جن نیکیوں کو اپنا کر اور بدیوں کو چھوڑ کر خاک میں اپنے آپ کو ملا کر حقیقی آشنا سے ملا جا سکتا ہے۔

نیکیاں اور اخلاق حسنہ

نماز میں انکساری، نوافل، احکام قرآن پر عمل، قرآن کریم میں موجود اوامر و نواہی کا اپنے آپ کو مخاطب سمجھنا، ہر نیکی کا اپنے آپ کو سب سے پہلا مخاطب سمجھنا، اطاعت رسول ﷺ، سبقت الی الخیر، احترام انسانیت/ آدمیت و یتامیٰ، دنیا کی محبت و خواہشات سے اجتناب، بیوی بچوں کے حقوق، شہریوں، پڑوسیوں کے حقوق، بیوی کے لیے خاوند اور بچوں کے حقوق، صلہ رحمی والدین اور عزیز و اقارب سے تیمارداری، تعزیت، تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شمولیت، صدقہ و خیرات، وقار عمل، بزرگوں کا احترام، علماء کا احترام، صحبت صالحین، ایفائے عہد، ایثار، پاک دامن، تواضع و انکساری، خدا پر یقین، عدل، احسان ایتاء ذی القربیٰ، حلت و حرمت، حلیم بُردبادی، رافت، قرض کی ادائیگی، اللہ کا شکر گزار بندہ بننا، خوش خلقی، بشاشت، عفو و درگزر، مہمانوں کی عزت و احترام۔ خیر خواہی اور تَعَاوَنُ عَلَی الْبِرِّ۔

بدیاں، اخلاق سیئہ

تکبر/غرور، استہزاء، اسراف، بخل/حرص، بدظنی، عیب جوئی، غیبت/ چغل خوری، خیانت، ظلم وستم، حق تلفی، احسان جتانا، زبان کا غلط استعمال، لغویات سے پرہیز، فحاشی سے پرہیز، تجسس، تکلف، نقالی، بناوٹ، تشبہ بالخیر، توہم پرستی اور بد فالی۔

اس اہم مضمون میں تکبر کے حصّے پر واپس آتے ہوئے ایک سبق آموز حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا جو کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان کی اونٹنی نے اسے مات دے دی جس کا صحابہ کو بہت افسوس ہوا تو آپ نے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا یا حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یَرْتَفَعْ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ۔

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد)

کہ اللہ تعالی کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالی اس کے غرور کو توڑنے کے لئے اسے نیچا دکھاتا ہے۔

گھروں کے باہر جو باڑ لگائی جاتی ہے اس کی جب کٹائی کریں تو اکثر سر کنڈے یا ٹہنیاں اپنی روٹین میں بڑھتی ہیں مگر ایک آدھ ٹہنی بہت تیزی سے اوپر جاتی ہے۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ وہ پھر محفوظ نہیں رہتی۔ کوئی راہگیر یا پھر مالی ہی اسے مسل دیتا ہے۔ پاکستان میں چونکہ اکثر باہر سڑکوں پر کھڑے ہونے کا رواج ہے تو کھڑے کھڑے ہمارا ہاتھ اسی سر کنڈے پر جاتا ہے جو نمایاں طور پر نظر آرہا ہوتا ہے اور ہم اسے گفتگو میں مگن ہو کر مسل دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی نے حالیہ جلسہ سالانہ جرمنی 2021ء کی اختتامی تقریب میں مؤرخہ 9 اکتوبر کو جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس میں بھی تکبر اور عاجزی کے مضمون کو بہت پُر حکمت اور خوبصورت انداز میں اجاگر فرمایا۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی حاصل کرنے والوں کی ایک یہ نشانی بھی بتائی ہے کہ وہ تکبّر نہیں کرتے، تکبّر ایک بہت بڑی بیماری ہے جس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہم تکبّر کی وجوہات تلاش کریں تو ایک بہت بڑی وجہ فخر کرنا نظر آتا ہے، اپنے آپ کو کچھ سمجھنا، اپنی ذات پر فخر ہے، اپنی قومیت پر فخر ہے، اپنی دولت پر فخر ہے، اپنے علم پر فخر ہے، اپنی اولاد پر فخر ہے کہ زیادہ اولاد ہونا یا اُس کا لائق ہونا اور اِس طرح کی مختلف چیزیں ہیں۔

یہ فخر اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھنے کا یا تکبّر کا بیج بوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ چیزیں نہ انسان کے لیئے فخر کی جگہ ہیں، نہ بہتر سمجھنے کا معیار ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ۔ (الحجرٰت:14)

یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

پس یہ دنیاوی چیزیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا معیار نہیں ہیں، پھر کس بات پر فخر اگر یہ معیار نہیں ہیں۔ پس سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو چیز کسی انسان کو معزز بناتی ہے وہ تقویٰ ہے، وہ جو تقویٰ پر چلنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے کبھی یہ سوچے گا بھی نہیں کہ مَیں معزز ہوں، اُس کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہر وقت اِس خیال میں ہی ڈالے رکھے گی کہ مَیں کب اور کس طرح اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کروں۔ انسان کو اگر فخر ہے بھی تو کس بات پر، ہے تو وہ اِس زمین پر رہنے والی مخلوق کا ہی ایک فرد اَور اِس زمین کی حیثیت اِس کائنات میں ایک چھوٹے سے ذرّے سے زیادہ کچھ نہیں ہے پھر کس بات پر فخر کرتا ہے اور تکبّر کرتا ہے انسان۔ پھر زمین پر ہی اگر ہم دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جو نظارے ہمیں نظر آتے ہیں اُن تک بھی انسان نہیں پہنچ سکتا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ لَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَ لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۸﴾

(بنی اسرآءیل:38)

اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔

آسمانی آفات جب آتی ہیں تو کیا اِنسان اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ تکبّر کرنے والے لوگ بھی بچوں کی طرح بِلبلاء رہے ہوتے ہیں اُس وقت، تکلیفیں جب پہنچتی ہیں اُن کو۔ گزشتہ دنوں بارشوں نے ہی جرمنی کے بعض علاقوں میں تباہی مچادی تھی، بڑے بڑے قد کاٹھ کے لوگ اُن کو مَیں نے دیکھا ہے ٹی وی پر آتے تھے، جو یہ سمجھتے تھے ہم بڑے آرام سے رہ رہے ہیں اور ہمیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اُنہیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اصل ذات میری ہے، وہی لوگ جو لوگوں کو کھانا کھلانے کا ذریعہ بن رہے تھے خود لائن میں لگے ایک روٹی کے ٹکڑے کے لیئے بھیک مانگ رہے تھے تو تکبّر کس بات کا ہے؟

پس اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ تمہارے اندر کوئی بڑائی نہیں، اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کو ہمیشہ ایک احمدی کو سامنے رکھنا چاہیئے کہ اپنے اندر عاجزی پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِس سے تم میری محبّت حاصل کرنے والے بھی بنو گے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے بھی تکبّر کرنے والے پر بڑا اِنذار فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہو گا، اللہ تعالیٰ اُسے جنّت میں داخل ہونے نہیں دے گا۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ انسان چاہتا ہے کہ دنیا کی اچھی اچھی چیزوں کو استعمال کرے، کشائش اگر اللہ تعالیٰ نے دی ہے تو پھر استعمال بھی کرے اور اپنے ظاہر کو بھی سنوار کر رکھے، کپڑے بھی اچھے پہنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! تکبّر یہ نہیں، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال کرنا، احسن رنگ میں کرنا اور اپنے اوپر اُس کا اظہار کرنا یہ تکبّر نہیں ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود خوبصورت ہے اور خوبصورت چیزوں کو پسند کرتا ہے، صفائی ستھرائی، حُسن کو پسند کرتا ہے، اِس لیئے اِن چیزوں سے تمہیں نہیں روکا جا رہا (یہ نہ سمجھو کہ اِن چیزوں سے تمہیں روکا جا رہا ہے) بلکہ تکبّر یہ ہے کہ حق کا انکار کرو (سچی بات ہے اُس کا انکار کرو، اپنی اناء اور ضدوں میں پڑ جاؤ یا اپنی بڑائی تمہارے اندر ہو جس کی وجہ سے ضد پیدا ہو جائے)، لوگوں کو ذلیل سمجھو اور اُن کو کم تر سمجھ کر حقارت کی نظر سے دیکھو، اُن سے بری طرح پیش آؤ، یہ تکبّر ہے۔

(الصحیح فی المسلم۔ کتاب الایمان/باب تحریم الکبر و بیانہ؛ حدیقۃ الصّالحین۔ حدیث نمبر 855، صفحہ 810)

اِس بارہ میں حضرت مسیحِ موعود علیہِ الصَّلوٰۃ والسّلام مزید کھول کر بیان فرماتے ہیں، آپؑ نے فرمایا! ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے، اُس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے (اب یہ چھوٹی سی بات ہے کہ کسی لفظ کی، کسی فقرے کی تصحیح کر دی لیکن اگر اُس تصحیح میں، اُس کو ٹھیک کرنے میں تکبّر کی روح ہے تو وہ متکبّر کہلائے گا، اپنی بڑائی کی بُو ہے تو وہ متکبّر کہلائے گا)۔ فرمایا! ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے (توجہ اور انکسار سے) سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے، اُس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے (غور سے بات نہیں سنتے تب بھی تکبّر ہے)۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن/ جلد 18، صفحہ 403)

اللہ تعالی ہم سب کو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جبکہ ان ساری باتوں سے معلوم ہوگیا کہ سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور کوئی خوشی مل ہی نہیں سکتی تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کی بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں مکڑی کے جال کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارِ انسانی اور، عقائد اور اخلاقِ انسانی سے متعلق ہے۔‘‘ انسان کے جتنی خصوصیات ہیں، ان کے عقیدے ہیں، زبان ہے، خلاق ہے، ساری باتیں ہیں، قویٰ ہیں ان سب سے متعلق تقویٰ کا حکم ہے۔ ان سب کو تقوٰی کے مطابق چلانا ہے۔ فرمایا کہ نازک

ترین معاملہ زبان ہے۔ زبان میں تقویٰ نہ ہو تو بڑا نازک معاملہ ہے یہ۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا۔ حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا کہ دوسرا تھال بھی لانا جو ہم دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ ان بزرگ نے فرمایا اس نام نہاد حاجی کو کہ تُو تو بہت ہی قابلِ رحم ہے ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ دکھاوا اور دنیاداری تھی تیرا یہ حج دنیا داری اور دکھاوے کے لئے ہے۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا ظاہر کرے کہ تُو نے تین حج کئے ہیں۔ اسلئے خدا نے فرمایا کہ زبان جو ہے بڑی سوچ سمجھ کر استعمال کرنی چاہئے اور عقل کا استعمال بھی۔ عقل کرے انسان پھر اس کے ساتھ زبان کو چلائے انسان۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اسی لئے خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھو۔ اور بے معنی، بے ہودہ بے موقع، غیر ضروری باتوں سے اعتراض کی جائے۔ فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے ایاك نعبدو کی تعلیم دی ہے ممکن تھا کہ انسان اپنی عقل پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی ایاک نستعین کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں، ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ساتھ توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور پھر فرمایا کہ ایاك نعبدو اور ایاك استعین نہیں کہا اس لئے کہ اس میں نفس کے تکبر کی بو آتی تھی۔ اس میں مَیں آ جاتی ہے۔ اور فرمایا کہ یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ تقویٰ پر چلنے والا ہے وہ نیکیوں کے لئے دعا بھی کرتا ہے تو کُل انسانوں کو اپنے ساتھ ملاتا ہے۔ فرمایا کہ زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آ جاتی ہیں۔ اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریا کاری سے بدل لیتا ہے۔ اور زبان کا زیاں بہت جلد ظاہر ہوتا ہے۔ نیک عمل کئے اور ظاہر کر دیے تو ریا کاری ہوگئی دکھاوا ہوگیا جیسے اس حاجی کا واقعہ ہے۔ جس نے تین حج کئے اور تشریح لانے کے لئے تینوں حجوں کا اظہار بھی کر دیا بتانے کے لئے۔ یہ ریا کاری ہے۔ فرمایا اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں۔ پس یہ ہے وہ معیار جو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے روزمرہ کے معاملات میں ہم کیا کرتے ہیں یہ ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا بولنا، ہماری باتیں کرنا، ہمارا ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرنا، ہمارے ایک دوسرے سے کسی کاروبار میں یا کسی بھی وجہ سے جو انٹرایکشن ہے، بات چیت ہے اس کو ہم کس طرح کر رہے ہیں۔ اگر ہماری زبانوں کے غلط استعمال ہیں تو ہم اسلام کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ تقویٰ سے دور جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کیا اور کس حد تک حق ادا کر رہے ہیں۔ عبادت کا حق ادا کر رہے ہیں تو ساتھ دوسرے حقوق بھی دیکھنے ہوں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمارا سلوک کیسا ہے، تبھی تقویٰ کی صحیح راہوں کا پتہ چلے گا۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ آپس میں کس حد تک ہم محبت اور پیار سے رہ رہے ہیں، تکبر سے بچنے کی ہم کس حد تک کوشش کر رہے ہیں، عاجزی کی راہوں کو ہم کس حد تک اپنا رہے ہیں، اپنے عہدوں کو کس حد تک پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، سچائی کے قیام کے لئے ہم کیا کوشش کر رہے ہیں، کیونکہ سچائی کا قیام ہی ہے جو ہمیں شرک سے بھی پاک کرتا ہے، اپنی اولادوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے ہماری کیا کوشش ہے کہ تقویٰ ان میں جاری رہے اور وہ بھی اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزارنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ پس اس حوالے سے ہمیں ہر چیز کو دیکھنا ہوگا کہ جو بھی نیکیاں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے ہم کر رہے ہیں؟ اور جو بھی برائیاں ہیں جن کے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اُن سے رک رہے ہیں؟ اگر تو یہ ٹھیک ہے تو پھر ہم یقیناً تقویٰ پر چلنے والے کہلا سکتے ہیں۔ پس اپنی زندگیوں کو ہمیں یوں ہی نہیں ضائع کر دینا چاہئے کہ ہمارا ہر قول و عمل ہمیں صحیح راستے پر ڈالنے والا ہونا چاہئے۔ ہماری آپس کی محبت ایسی ہو جو ایک مومن کو دوسروں سے ممتاز کرے۔ گھر کے ماحول سے لے کر معاشرے کے عمومی تعلقات تک ہم اس کی اعلیٰ مثالیں قائم کرنے والے ہوں اور یہ نظر آنی چاہئیں ورنہ نہ ہی گھر میں سکون رہتا ہے، نہ ہی معاشرے میں اور جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بدظنی کی وجہ سے ہی امن و سکون برباد ہو رہا ہوتا ہے ایک برائی بہت بڑی بدظنی بھی ہے۔ بعض فتنہ انگیز بدظنی کی بات دل میں پیدا کر دیتے ہیں کوئی ایسی بات کر دیتے ہیں جس سے دل میں بدظنی پیدا ہو جائے۔ اور جلد باز انسان بغیر سوچے سمجھے اس بات پر یقین بھی کر لیتے ہیں یا پس میں صحیح طرح ایک دوسرے کی بات کو سمجھا نہ سکنے کی وجہ سے بدظنیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بدظنی کو بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے کہ اس وجہ سے معاشرے کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے اور اس حکم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور ایک دوسرے کے عیب نکالنے کی جستجو میں نہ رہو، ایک دوسرے کے خلاف تجسس نہ کرو اور پھر اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی برائیوں کا ذکر فرمایا کہ ان سے بچو کیونکہ یہ معاشرے کا امن برباد کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی اچھی چیز ہتھیانے کی کوشش نہ کرو یعنی کسی کی اچھی چیز دیکھو تو اپنے قبضے میں لینے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، حسد کسی کی اچھی چیز دیکھ کے یا ترقی دیکھ کر تمہارے میں حسد نہیں پیدا ہونی چاہئے، مسابقت کی روح بیشک ہو آگے بڑھنے کی روح بیشک ہو لیکن حسد کرتے ہوئے اسے نقصان کوشش کرتے وہ پھر تم اس لئے حسد نہ کرو، آپس میں دشمنی نہ رکھو دشمنیاں بھی بدظنی کی وجہ سے عموماً پیدا ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے سے بے رخی نہ برتو، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔۔۔۔۔ پس جب انسان اللہ تعالیٰ کا بندہ بننے کوشش کرے گا تو اس سے برائیاں سرزد ہو ہی نہیں سکتیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہیں کرتا اسے رسوا نہیں کرتا اسے حقیر نہیں جانتا اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا تقویٰ یہاں ہے ایک تو اس کا یہ مطلب ہے کہ حقیقی تقویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطہر دل میں ہی ہے سب سے بڑھ کے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ یہاں ہے سے یہ مراد بھی ہے کہ مقامِ تقویٰ دل ہے جس کو اس بات کی سمجھ آجائے کہ دل کو تقویٰ سے بھرنا ہے تو پھر یہ خیال آ ہی نہیں سکتا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کرے جس سے دلوں کی رنجشیں پیدا ہوں۔ ایک دوسرے کے حق غصب کرنے کا خیال آئے، پس ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کیا واقعی ہمارے دلوں میں تقویٰ ہے یا صرف ہمارے منہ کی باتیں ہیں۔ اگر ہمارے دل میں دوسرے کا احترام نہیں ہے، اس کا حق ادا کرنے جذبہ نہیں ہے، تو ہمارے دل تقویٰ سے خالی ہیں۔ ہم لاکھ نمازیں پڑھنے والے اور عبادت کرنے والے ہوں ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں تقویٰ پر چلنے والے نہیں کہلا سکتے پھر بھی اگر یہ باتیں ہم میں نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کس باریکی سے اس بارے میں نصیحت فرمائی ہے کہ فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشنودی حاصل کرنے والوں کی ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ وہ تکبر نہیں کرتے، تکبر ایک بہت بری بیماری ہے جس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم تکبر کی وجوہات تلاش کریں تو ایک بہت بڑی وجہ فخر کرنا نظر آتا ہے، اپنے آپ کو کچھ سمجھنا، اپنی ذات پر فخر ہے اپنی قومیت پر فخر ہے، اپنی دولت پر فخر ہے اپنے علم پر فخر ہے اپنی اولاد پر فخر ہے زیادہ اولاد ہونا یا ذہین ہونا اور اس طرح کی مختلف چیزیں ہیں اور یہ فخر اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھنے کا یا تکبر کا بیج بوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ چیزیں نہ انسان کے لئے فخر کی جگہ ہیں نہ بہتر سمجھنے کا معیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے پس یہ دنیاوی چیزیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہونے کا معیار نہیں ہیں پھر کس بات کا فخر ہے اگر یہ معیار نہیں ہے۔ پس سوچنے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو چیز سب سے زیادہ معزز بناتی ہے وہ تقویٰ ہے۔ جو تقویٰ پر چلنے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے کبھی سوچے گا بھی نہیں کہ میں معزز ہوں۔ اس کو اللہ تعالیٰ کا خوف اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ ہر وقت ہی اس خیال میں ڈالے رکھے گی کہ میں کب اور کس طرح اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کروں۔ انسان کو اگر فخر ہے بھی تو کس بات پر، ہے تو وہ اس زمین پر رہنے والی ایک مخلوق کا ایک فرد اور اس زمین کی حیثیت اس کائنات میں ایک چھوٹے سے ذرے سے زیادہ کچھ نہیں پھر کس بات پر فخر کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے انسان۔''

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی، مورخہ 9 اکتوبر 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے حقیقی آشنا اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لیے اپنے آپ کو خاک میں ملا کر خاکستر ہونے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین اور ہم اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ شعر پورا ہوتے دیکھیں:

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہوگیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا

(ابو سعید)

انصر رضا۔ واقفِ زندگی کینیڈا

حدیث ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِی بخاری میں!

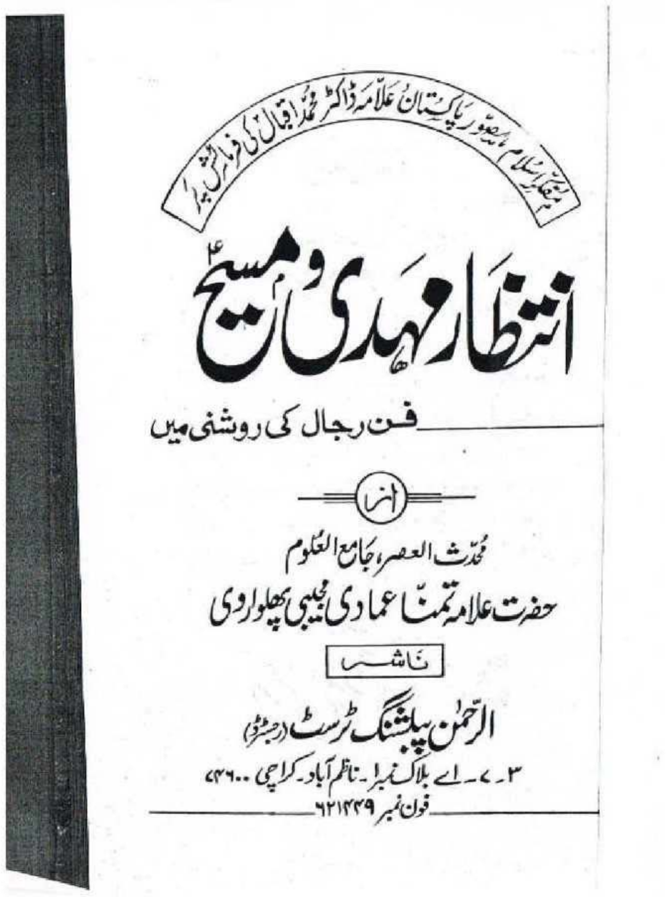

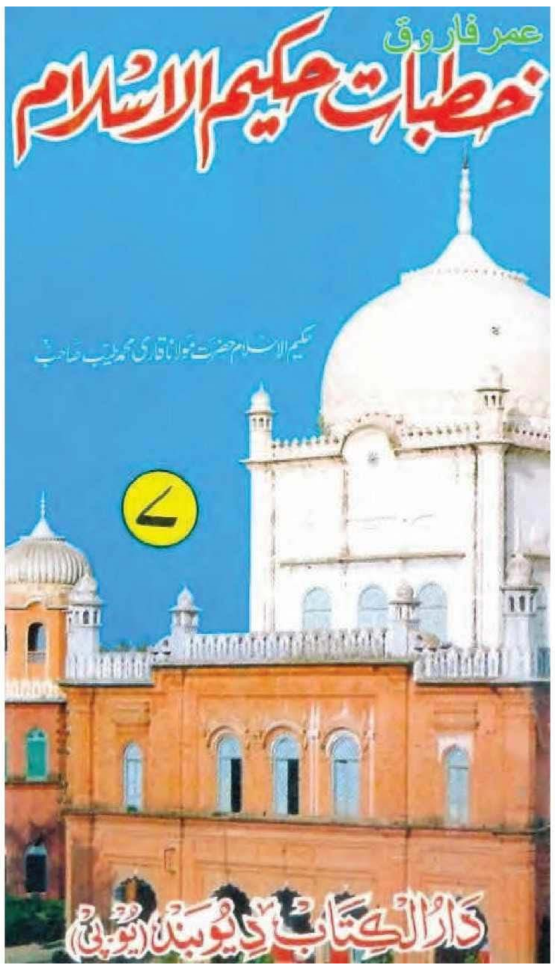

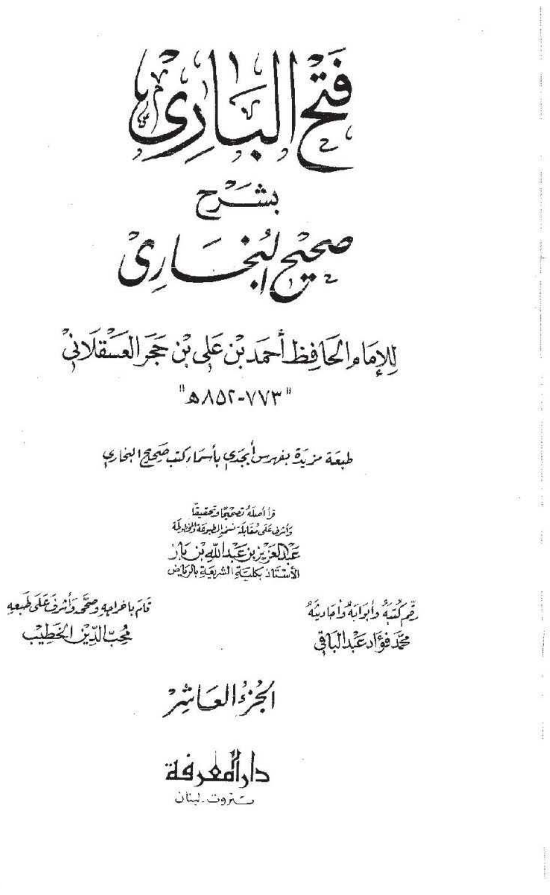

٧٤- كتاب الأشربة ١٠٠

عمر فاروق ۴۳۰ افادات علم و حکمت

پھر وہ مکہ معظمہ میں آئیں گے۔ اور وہ اس علامت کو پہچانتے ہوں گے کہ منیٰ میں قتل ہونا اور جمرہ عقبہ کا خون سے بھرنا یہی ظہور مہدیؑ کی علامت ہے۔ تو انہیں یقین ہوگا کہ مہدیؑ ظاہر ہوں گے اور وہ مکے میں ہوں گے۔ تو حدیث میں ہے کہ وہ حضرت مہدیؑ کی طرف رجوع کریں گے۔ تو مہدی ان سے چھپ کر مدینے کا راستہ لیں گے یہ لوگ وہاں پہنچیں گے پھر وہ چھپ کر مکے میں آئیں گے۔ پھر مطاف کے اندر انہیں پکڑیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں ایسی قوم کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا جو اس درجہ آپس میں خونریزی کرے ——— تم لوگوں کا کیا اعتبار ہے ——— یہ انہیں بھی دھمکی دینا شروع کردیں گے۔ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی ——— اسی کے بارے میں وہ روایت ہے جو صحیح بخاری میں ہے کہ ایک آواز بھی غیب سے ظاہر ہوگی کہ:

ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْہُ

یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہیں ان کی سمع و طاعت کرو ———

شام کی جنگ عظیم

جب وہ ان سے بیعت لے لیں گے پھر یہ آواز پھیلے گی اور شہرہ ہوگا تو پھر نجباء عراق ابدالِ شام اور اقطاب ہند تمام طرف سے جو مسلمان منتشر ہوں گے اور انتہائی کمزوری کی حالت میں ہوں گے، وہ سب سیاہ جھنڈوں کے نیچے خراسان کی طرف سے شام کی طرف بڑھیں گے تاکہ مہدی کے لشکر میں داخل ہوں گے ——— اور حضرت مہدی علیہ السلام شام کو اپنا مرکز بنائیں گے اور شام ہی میں وہ ملحمۂ کبریٰ اور جنگ عظیم نمایاں ہوگی جس کے بارے میں احادیث میں فرمایا گیا کہ اتنا لمبا چوڑا معاذ

روحانی خزائن جلد ۳ ۵۷۵ ازالہ اوہام حصہ دوم

آپ نے اپنی دونوں بیویوں کو طلاق دیدی۔ ہر یک دانا کی نظر میں قابل ہنسی ہے کیونکہ آپ کو تلویح کی عبارت کا ایک حصہ سُنا دیا گیا تھا۔ جس کے حوالہ سے وہ حدیث بیان کی گئی تھی اور «۸۷۱» ظاہر ہے کہ صاحب تلویح نے بطور شاہد اپنے تئیں قرار دے کر بیان کیا ہے کہ وہ حدیث یعنی عرض الحدیث علی القرآن کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اب اس کے مقابل پر یہ عذر پیش کرنا کہ نسخہ جات موجودہ بخاری جو ہند میں چھپ چکے ہیں ان میں یہ حدیث موجود نہیں۔ سراسر ناسمجھی کا خیال ہے۔ کیونکہ علم محدود کے عدم سے بکلّی عدم شے لازم نہیں آتا۔ جس حالت میں ایک سرگروہ مسلمانوں کا اپنی شہادت رویت سے اس حدیث کا بخاری میں ہونا بیان کرتا ہے اور آپ کو یہ دعویٰ نہیں اور نہ کر سکتے ہیں کہ تمام دنیا کے نسخہ جات بخاری کے قلمی وغیر قلمی آپ دیکھ چکے ہیں۔ پھر کس قدر فضولی ہے کہ صرف چند نسخوں پر بھروسہ کر کے بے گناہ عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اگر ثانی الحال کوئی قلمی نسخہ نکل آوے جس میں یہ حدیث موجود ہو تو پھر آپ کا کیا حال ہو۔ مومن کی شہادت عند الشرع قابل پذیرائی ہوتی ہے اور فقط ایک کی شہادت رویت ماہ رمضان سے تمام دنیا کے مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں علّامہ تفتازانی صاحب تلویح کی شہادت بالکل ضائع اور نکمی نہیں ہو سکتی بخاری «۸۷۲» کے مطبوعہ نسخوں میں بھی بعض الفاظ کا اختلاف موجود ہے۔ پھر سارے جہان کے قلمی نسخوں کا کون ٹھیکہ لے سکتا ہے۔ پس آپ کی بے دلیل نفی بے سود ہے۔ حضرت! مثبت کے بیان کو قواعد تحقیق کی رُو سے ترجیح ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ زیادت علم ہے۔ اب اس شہادت کے مقابل پر جو عند الشرع قابل قبول ہے جب تک آپ سارے زمانہ کے قلمی نسخے نہ دکھا دیں اور صاحب تلویح کا کذب ثابت نہ کر لیں تب تک احتمالی طور پر طلاق واقعہ ہو گئی ہے۔ علماء کو پوچھ کر دیکھ لیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر صاحب تلویح اپنی رویت میں کاذب ہوتا تو اُسی زمانہ میں علماء کی زبان سے اس کی تشنیع کی جاتی اور اس سے جواب پوچھا جاتا۔ اور جبکہ کوئی جواب پوچھا نہیں گیا تو یہ دوسری دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت اسکی

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کتاب ’’شہادۃ القرآن‘‘ میں ایک حدیث ’’ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِی ‘‘ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

’’اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِی۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے‘‘

(روحانی خزائن جلد6 صفحہ 337 شہادۃ القرآن)

اس پر غیر احمدی علماء نے شور مچایا کہ حضورؑ نے غلط بیانی کی ہے کیونکہ بخاری میں یہ حدیث نہیں ملتی۔ اس کا ایک جواب تو خود حضورؑ پہلے ہی ازالہ اوہام میں بیان فرما چکے ہیں کہ بخاری میں الفاظ کا اختلاف موجود ہے۔ دوسرے بخاری کے تمام مطبوعہ و غیر مطبوعہ کے دستیاب نہیں اور معترض یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس نے تمام نسخے پڑھ رکھے ہیں۔

’’۔۔۔اور ظاہر ہے کہ صاحب تلویح نے بطور شاہد اپنے تئیں قرار دے کر بیان کیا ہے کہ وہ حدیث یعنی عرض الحدیث علی القرآن کی حدیث بخاری میں موجود ہے۔ اب اس کے ماقبل پر یہ عذر پیش کرنا کہ نسخہ جات موجودہ بخاری جو ہند میں چھپ چکے ہیں ان میں یہ حدیث موجود نہیں۔ سراسر ناسمجھی کا خیال ہے۔ کیونکہ علم محدود کے عدم سے بکلّی عدم شے لازم نہیں آتا۔ جس حالت میں ایک سرگروہ مسلمانوں کا اپنی شہادت رویت سے اس حدیث کا بخاری میں ہونا بیان کرتا ہے اور آپ کو یہ دعویٰ نہیں اور نہ کرسکتے ہیں کہ تمام دنیا کے نسخہ جات بخاری کے قلمی وغیر قلمی آپ دیکھ چکے ہیں۔ پھر کس قدر فضولی ہے کہ صرف چند نسخوں پر بھروسہ کر کے بے گناہ عورتوں کو طلاق دی جائے۔۔۔بخاری کے مطبوعہ نسخوں میں بھی بعض الفاظ کا اختلاف موجود ہے۔ پھر سارے جہان کے قلمی نسخوں کا کون ٹھیکہ لے سکتا ہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 575 ازالہ اوہام حصہ دوم)

علامہ ابن حجر العسقلانی ’’فتح الباری بشرح صحیح البخاری‘‘ کتاب الاشربۃ میں ایک روایت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت بخاری کے بعض قدیم نسخوں میں دیکھی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بخاری کے نسخوں میں مندرجات کا اختلاف پایا جاتا ہے اور ہر روایت تمام نسخوں میں نہیں ملتی۔ مشہور عالمِ دین علامہ تمنا عمادی نے اپنی کتاب ’’انتظار مہدی و مسیح۔فن رجال کی روشنی میں‘‘ میں صحیح بخاری کے نام بنام اکیس نسخے گنوائے ہیں۔

اس کے علاوہ خود دیوبندیوں کے ایک مشہور عالم، مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اور مولانا قاسم نانوتوی کے پوتے قاری محمد طیب صاحب

روحانی خزائن جلد ۶ ۳۴۷ شہادۃ القرآن

یہ چند احکام بطور نمونہ ہم نے لکھے ہیں اس میں ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سوچ سکتا ہے کہ بظاہر یہ تمام خطاب صحابہ کی طرف ہے لیکن درحقیقت تمام مسلمان ان احکام پر عمل کرنے کیلئے مامور ہیں نہ یہ کہ صرف صحابہ مامور ہیں وبس۔ غرض قرآن کا اصلی اور حقیقی اسلوب جس سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے یہ ہے کہ اس کے خطاب کے مورد حقیقی اور واقعی طور پر تمام وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے گو بظاہر صورت خطاب صحابہ کی طرف راجع معلوم ہوتا ہے پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ وعدہ یا وعید صحابہ تک ہی محدود ہے وہ قرآن کے عام محاورہ سے عدول کرتا ہے اور جب تک پورا ثبوت اس دعویٰ کا پیش نہ کرے تب تک وہ ایسے طریق کے اختیار کرنے میں ایک ملحد ہے کیا قرآن صرف صحابہ کے واسطے ہی نازل ہوا تھا۔ اگر قرآن کے وعد اور وعید اور تمام احکام صحابہ تک ہی محدود ہیں تو گویا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ قرآن سے بکلی بے تعلق ہیں۔ نعوذ باللّٰہ من ھذہ الخرافات.

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہے کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۔ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ [1] تو پھر اس کے مقابل پر کوئی حدیث پیش کرنا اور اس کے معنی مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی سمجھ ہے اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی ھذا خلیفۃ اللّٰہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی علماء کو اس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے کیا معترض نے غور نہیں کی کہ جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں کہ حارث آئے گا۔ مہدی آئے گا۔ آسمانی خلیفہ آئے گا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔ ﴿۴۲﴾

[1] الواقعۃ:۴۰،۴۱

(۲۱۸)

گھڑنے والوں نے دو مضمون کی حدیثیں گھڑیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت عیسیٰ آئیں گے تو وہ کیا کیا کریں گے۔ دوسرے یہ کہ جب حضرت عیسیٰ آئیں گے تو مسلمانوں کی اس وقت کیا کیا کیفیتیں ہوں گی۔ اسی مناسبت سے دوسری کتابوں میں بھی انھیں دونوں طرح کی حدیثیں گھڑ گھڑ کر بھری گئیں۔ تو اب صحیح بخاری کی پہلی حدیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔ امام بخاریؒ اپنے سلسلہ اسناد کے مطابق فرماتے ہیں کہ سعید بن المسیب نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ضرور ضرور اور عنقریب تم میں ابن مریم اتریں گے ایک عادل حاکم کی حیثیت سے۔ تو وہ صلیب کو توڑیں گے، سوروں کو قتل کریں گے، جنگ کو موقوف کر دیں گے اور مال اس حد تک لٹائیں گے کہ کوئی اس کا قبول کرنے والا نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھا جائے گا۔ پھر ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو پڑھو وان من اھل الکتاب الالیؤمنن بہ قبل موتہ ---- شھیدا تک۔

اس حدیث کے متعلق سب سے پہلے خود صحیح بخاری ہی کے نسخوں کے اختلاف کے متعلق غور کرنا چاہئے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی میرٹھ جلد اول ص ۴۹۰ اور فتح الباری مطبوعہ مطبع انصاری دہلی جلد ۱۳ ص ۲۸۱ اور ایک نسخہ قدیم قلمی مکتوبہ ۱۰۸۳ھ ج اول۔ ص ۶۸۷ میں یضع الحرب ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنگ کو موقوف کردیں گے۔ خود حافظ ابن حجر عسقلانی کے سامنے جو نسخہ تھا اس میں بھی یہی عبارت تھی۔ چنانچہ شرح کرتے ہوئے وہ تحریر فرماتے ہیں قولہ ویضع الحرب فی روایہ الکشمیھنی الجزیہ یعنی امام بخاری کا قول ویضع الحرب جو صحیح

(۲۱۹)

بخاری میں ہے وہ کشمیہنی کی روایت میں الحرب کی جگہ الجزیہ ہے۔ اور یہ لکھ کر وہ پھر یضع الجزیہ کی شرح کرنے لگے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حرب (جنگ) کو نہیں بلکہ جزیہ کو موقوف کریں گے۔ کیوں جزیہ کو موقوف کریں گے اور کس وجہ سے موقوف کریں گے اس کو ابن حجر سمجھانے لگے۔ اور یضع الحرب صاف کھا گئے۔ صحیح بخاری کے اکیس نسخے مشہور ہیں۔

۱۔ فربری ۲۔ حموی ۳۔ مستملی ۴۔ ابن عساکر ۵۔ سرخسی ۶۔ اصیلی ۷۔ قابسی ۸۔ مروزی ۹۔ ابو ذر ۱۰۔ ابو الوقت ۱۱۔ نسفی ۱۲۔ صغانی ۱۳۔ ابوالسکن ۱۴۔ ابو احمد الجرجانی ۱۵۔ ابن شبویہ ۱۶۔ ابوالہیثم ۱۷۔ تبریزی ۱۸۔ کشمیہنی ۱۹۔ شیخ ابن حجر ۲۰۔ قسطلانی۔ اور ۲۱۔ کریمہ بنت احمد بن حاتم المروزی۔ ان اکیس نسخوں میں سے بیس نسخوں میں ویضع الحرب ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ جنگ کو موقوف کر دیں گے۔

صرف ایک کشمیہنی کے نسخے میں ویضع الجزیہ ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ جزیہ لینا موقوف کردیں گے۔ خود ابن حجر کے نسخے میں بھی وہی یضع الحرب ہی ہے۔ مگر بیس نسخوں کی متفق علیہ تحریر کو ناقابل توجہ گویا غلط قرار دے کر اس کو نظر انداز کر دینا اور صرف ایک نسخے کی تحریر کو صحیح قرار دے کر اسی کی شرح کرنا صاف بتا رہا ہے کہ یضع الحرب کے مفہوم میں کوئی چپقلش تھی۔ اسی لئے بخاری کی اس حدیث کے بعد جتنی حدیثیں گھڑی گئیں

سے کشمیہنی۔ کشمیہن بضم کاف مرو کے علاقے میں اس سے پانچ کوس کے فاصلے پر ایک قریہ تھا ماوراء النہر کے راستے پر۔ ابو محمد حیان بن موسیٰ بن سوار الکشمیہنی یہیں کے مشہور محدث تھے جو عبداللہ بن مبارک کے شاگرد تھے اور ان سے حدیثیں بہت روایت کیا کرتے تھے۔ اور امام بخاری کے شیخ تھے۔ ۲۳۲ھ یا ۲۳۱ میں وفات پائی۔ دوسرے ابو الہیثم محمد بن مکی بن محمد بن رواع بن ہارون بن زراع الکشمیہنی ہیں جن کی وفات ۳۸۹ھ میں ہوئی۔ صحیح بخاری کے یہی دوسرے کشمیہنی صاحب راوی ہیں۔ خراسان میں صحیح بخاری انھیں سے پہنچی اور انھوں نے اکثر عجمی شہروں میں ------------

نے بھی علاماتِ مہدی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حدیث بخاری میں ہے۔

’’مہدی علیہ السلام کے بارے میں کچھ علامتیں آئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مہدی علیہ السلام کا مکہ مکرمہ میں ظہور ہوگا۔ اور یہ حدیث صحیح بخاری شریف میں موجود ہے کہ غیب سے آواز آئے گی اور وہ آواز یہ ہوگی۔ ھٰذَا خَلِیۡفَۃُ اللّٰہِ الۡمَھۡدِی فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَطِیۡعُوۡہُ۔ یعنی یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کی بات مانو اور ان کی اطاعت کرو۔‘‘

(مجالس حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب۔جلد اول۔صفحہ۔227)

اب یہ تمام نکات ایسے ہیں جو غیر احمدی علماء کے علم میں ہونے چاہئیں بلکہ ہیں کیونکہ ان بنیادی نکات کے علم کے بغیر کوئی عالم عالم نہیں کہلا سکتا۔ لیکن حیرت بلکہ افسوس کی بات یہ ہے کہ بخاری میں اس حدیث ’’ھٰذَا خَلِیۡفَۃُ اللّٰہِ الۡمَھۡدِی‘‘ کے نہ پائے جانے کا الزام اور اعتراض کسی عام آدمی کی طرف سے نہیں بلکہ علماء کی طرف سے عائد کیا جاتا ہے جس کا مقصد سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کر کے عوام کو ان سے متنفر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت دے، حق کو حق جان کر اسے اپنانے اور باطل کو باطل جان کر اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آج کی دعا

نظر بد سے بچنے کی دعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

(صحیح بخاری کِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ حدیث:3371)

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہ کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کے لئے مانگا کرتے تھے ’’میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے‘‘

مرسلہ: مریم رحمٰن

رپورٹ جلسہ سیرت النبی ﷺ

رپورٹ: سید عطاء الواحد رضوی۔ مبلغ انچارج ونمائندہ الفضل رشیا

مؤرخہ 07 نومبر 2021 بروز اتوار جماعت احمدیہ رشیا کو آن لائن جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ جلسہ کی صدارت مکرم Hamatvaleev Rustam صاحب صدر جماعت احمدیہ رشیا نے کی۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو راحیل احمد ظفر صاحب نے کی جس کا رشین ترجمہ Abdullayev Aibek صاحب نے پڑھا۔ بعد ازاں عزیزم ابتسام احمد نے حدیثِ نبوی ﷺ رشین زبان میں پڑھ کر سنائی۔ عزیزم ذیشان احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کا نعتیہ کلام ’’محمد پر ہماری جاں فدا ہے‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کا رشین ترجمہ عزیزم عطاء الشافی نے پڑھا۔ جلسہ کی پہلی تقریر نور محمد صاحب نے کی اور دوسری تقریر Shamsutdinov Musa صاحب نے ’’نبی کریم ﷺ کے شب و روز‘‘ کے عنوان پہ کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015 سے ’’درود شریف کی اہمیت وبرکات‘‘ کے حوالہ سے ایک کلپ دکھایا گیا۔ اس بابرکت جلسہ کے آخر میں مکرم صدر صاحب نے حضور ﷺ کی زندگی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور دعا کروائی۔ خدا کے فضل سے اس جلسہ میں 65 افراد کو شرکت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان و ایقان میں برکت دے اور اپنی زندگیاں نبی ﷺ کی مبارک زندگی کے مطابق گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

قدسیہ نور والا۔ ناروے

الفضل کے متعلق آراء اور تبصرے

پچھلے دنوں الفضل میں خاکسار کا ایک مضمون چھپا تھا۔جس کا عنوان تھا ’’الفضل سے میرے اور میرے خاندان کی مثالی محبت‘‘اسے پڑھنے کے بعد قارئین کی طرف سے بیسیوں پیغامات ملے اور فون کر کے الفضل کے ساتھ ملی اپنی یادیں شیئر کیں۔ الحمد للہ۔جو پیغامات خاکسار کو ملے ان میں سے کچھ قارئین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

1-محترمہ ناصرہ پیر افتخار۔ یو کے سے لکھتی ہیں:

ابھی تمہارا الفضل سے محبت اور اس کی افادیت پہ لکھا مضمون پڑھا۔ بہت ہی پیارے سادہ خوبصورت الفاظ میں تم نے اس محبت کا اظہار کیا کہ لگا تم، ہم سب کے دل کی آواز بن گئی ہو۔ مجھے بھی عشق کی حد تک الفضل سے محبت رہی کہ اس کو جگہ نہ ہونے کی وجہ سے جب مسجد بھیجنا پڑتا تو دل گھٹتا تھا جیسے اپنی بہت ہی قیمتی نایاب چیز بادل ناخواستہ کسی کے حوالے کرنا پڑ رہی ہے۔شاید ہر اس وقت کے ہر احمدی کو ایسی ہی محبت اس اپنے اخبار سے رہی ہو۔گھر میں پہلے ابو سے اخبار کا کافی حصہ سننے کو ملتا پھر امی ہم سے کہتیں کہ مجھے سناؤ اور ایسے ہی ہر مضمون ہر حصہ آہستہ آہستہ ان کے گوش گزار کیا جاتا۔شادی ہوئی تو گھر الفضل تو آتا ہی تھا لیکن مجھے اپنے لئے الگ الفضل لگوانا تھا کہ الفضل کی اشاعت بڑھے اور مجھے اپنے لئے الفضل الگ سے سنبھالنے کو مل جائے۔ الفضل کا پہلا پیج تو ہر بچے سے میں خود سنا کرتی۔ خود بچیوں کو بھی الفضل پڑھنے سے دینی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ایک زمانہ میں حدیقۃ الصالحین اجلاسات میں پڑھنے کیلئے منگوائی تو میری دوسری بیٹی شفق اس کو ایسے پڑھتی کہ میں کچن میں ہوتی تو مجھے کوئی نئی حدیث سنانے پہنچ جاتی۔غرض اس نے حدیقۃ الصالحین بھی نہ نہ کرتے چلتے پھرتے سنادی۔ یہ سب الفضل پڑھنے کے نتیجہ میں تھا کہ بچوں کو ایسے ہی مضامین اور لٹریچر سے محبت ہونے لگتی ہے جن سے بچپن میں ان کے ذہن اور کان آشنا رہے ہوں۔میرے چھوٹے دیور دیورانی احمدی نہیں تھے لیکن ہمارا آپس میں بہت پیار کا رشتہ تھا وہ الگ گھر منتقل ہوئے تو میں نے ان کے گھر کیلئے الفضل جاری کروادیا جو کافی دیر آتا رہا۔

ایک زمانہ تھا تینوں بچیاں اسکول جانے لگیں تھیں مجھے فارغ وقت ملا تو ایک ٹریننگ سینٹر کھولا جس میں ینگ بچیاں کٹنگ ،سیونگ، پرنٹنگ ،وڈ ورک، چائنیز کوکنگ اور بیکنگ یہ سب سیکھنے آتیں یہ اکثر میٹرک کے بعد کی بچیاں ہوتیں یا ایف اے کے بعد جو بھی بچیاں ہوتیں گھریلو کام ہنر سیکھنے آجاتیں وہاں میں الفضل کا پہلا صفحہ ایک فریم میں لگا دیتی ہر آنے والی بچی ان قیمتی ارشادات کو پڑھتی اور لکھنے والے کے متعلق بھی پوچھتی۔ یوں ایک بات چیت کا سلسلہ شروع ہوجاتا اور بڑے اچھے رنگ میں احمدیت کا تعارف ہوتا۔میرا تبلیغ کا شوق بھی پورا ہوتا اور غیر از جماعت بچیوں کے دل سے احمدیت کے متعلقہ جو غلط فہمیاں تھیں وہ بھی دور ہو جاتیں۔یوں میں روز الفضل کا ایک نیا صفحہ اس فریم میں لگاتی اور ایک نئی بات تبلیغ کے لئے مل جاتی۔

بڑی پیاری یادیں ہیں جو تمہاری یادوں کے ساتھ تازہ ہونے لگی ہیں دل چاہا تم سے شئیر کروں۔

خیر قدسیہ! آج تم نے جانے کیا کیا وقت یاد کروادیا۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔آمین۔ جزاك اللہ

2-محترمہ بشریٰ شکور۔ یو کے سے لکھتی ہیں:

بہت اچھا لکھا ہے ماشاللہ۔ مجھے بھی بچپن میں اپنی دادی جان کے ہاتھ میں الفضل ہی نظر آئی۔اور اسی طرح مجھے یاد ہے میں بھی بڑے شوق سے سارے نکاح اور ولادت یا وفات کے اعلان سب پڑھتی تھی۔ جزاک اللہ بہت کچھ یاد کرانے کا۔ ہم آج بھی اسی طرح الفضل آن لائن شوق سے پڑھتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

3-محترمہ امبر قیوم۔ یو کے سے لکھتی ہیں کہ:

میری آپی بتایا کرتی ہیں کہ جب لمبا عرصہ الفضل بند ہونے کے بعد شائع ہو کے گھر آیا تو ہمارے دادا جی شیخ عبدالقادر خادم صاحب مرحوم الفضل کو اپنی آنکھوں کے ساتھ لگاتے جاتے ساتھ روتے جاتے اور یہ کہتے جاتے کہ’’ دیکھو میرے دوستو! اخبار شائع ہوگیا۔

ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ وہ پہلے پڑھے۔ اور پھر ڈسکس بھی کیا کرتے کہ فلاں چیز پڑھی یا فلاں بات پڑھی۔

اللہ اللہ کیسی محبت تھی ہمارے بزرگوں کو اس پاک اور سچے اخبار کے ساتھ جو آج کے دجل کے زمانے میں سچ پھیلا رہا ہے۔لیکن بدقسمت اسے بند کرا کے خوش ہوتے ہیں۔مگر اب آن لائن کی صورت میں پوری آن بان کے ساتھ روزانہ طلوع ہو کر اسلام کے سورج کی کرنیں ہر سو بکھیرتا ہے۔ الحمد للہ

4- محترمہ کنیز نجمہ بتول (نومبائعہ) فون پر کہنے لگیں کہ مجھے بہت مشکل رہتی کہ بچوں کو کیسے کتب سلسلہ اور روحانی خزائن پڑھنے کی طرف متوجہ کروں اور انکی تربیت دینی لحاظ سے مجھے مشکل لگ رہی تھی۔آپ کے اس مضمون نے میرے لیئے راستہ کھول دیا ہے۔ اب میں وقت نکال کے روزانہ بچوں کو خود بھی پڑھ کے سناتی ہوں اور بچوں سے بھی پڑھواتی ہوں۔آپ دعا بھی کریں کہ خدا میری اور میرے بچوں کی یہ قربانی قبول کرے۔ ہمیں ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ میرے بچوں کو مہدی علیہ السلام اور خلیفہ کی محبت اور اطاعت میں رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

5. محترمہ امۃ الشافی مظفر۔یو کے سے لکھتی ہیں:

آپ کا لکھا مضمون پڑھا۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ ایسے ہی پڑھتے پڑھاتے تھے۔ سنتے سناتے تھے۔ بہت معلومات ملتی تھیں۔ اُس وقت بہت مہنگا بھی پڑتا تھا۔لیکن ضرور منگواتے تھے۔ اب تو آن لائن کی سہولت ہے بہت فائدہ ہے۔ اللہ سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

6. مکرم برہان احمد ناصر کہتے ہیں:

آپ کا الفضل سے محبت پے لکھا گیا مضمون بہت پُر اثر اور فائدہ مند ہے۔ ہم میں سے بہت لوگوں کو پرانی یادیں یاد آ گئیں۔ ایسا ہی ہوتا تھا۔ اور ہم نے الفضل سے بہت کچھ سیکھا اور اپنی نسلوں کو بھی بتایا اور سکھایا ہے۔ اللہ ہماری نسلوں کو بھی توفیق دے آمین۔

اللہ ہم سب کو اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے الفضل کا روزانہ ہی مطالعہ کی توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

سید طاہر احمد۔لندن

ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کانفرنس 2021

31-30 اکتوبر 2021 کے ہفتے کے آخر میں ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل نے اپنی تازہ ترین عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا ؛ گزشتہ کانفرنس مارچ ۲۰۱۸ میں ہوئی تھی۔ یہ کانفرنس چیریٹی کی 25 ویں سالگرہ کی یاد میں منعقد کی گئی، جس کا مقصد آج تک ہماری پیش رفت کا جائزہ لینا اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اپنی حکمت عملی کی منصوبہ بندی کرنا تھا۔ عام طور پر اس تقریب میں تقریبا 120 مندوبین شرکت کرتے ہیں جن میں سے 50 کے قریب 15 ممالک سے شرکت کرتے ہیں۔ اس بار کوویڈ 19- وبا 2020 سے اس تقریب میں تاخیر کا موجب بنی، لہذا ہم دراصل چھبیسویں سال گرہ منارہے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے لوگوں کی ویکسینیشن کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا کہ خطرے کو کم سے کم کرنے کے لئے اس سال یہ ایک ورچوئل کانفرنس ہوگی۔ چنانچہ ورچوئل کانفرنس ہونے کی وجہ سے کچھ خوشوار فوائد بھی ہوئے۔جیسا کہ چونکہ انہیں برطانیہ جانے کی ضرورت نہیں رہی اس لیے اب ہمارے پاس 65 ممالک کے مندوبین شریک ہوئےاور اسی طرح ہماری تمام مقامی شاخوں میں اچھا ٹرن آوٹ ہوا جس کا مطلب یہ تھا کہ مجموعی طور پر 1229 مندوبین نے حصہ لیا۔اس کے ساتھ ساتھ سفر کرنے والوں میں کمی کا مطلب یہ تھا کہ ہم نے برطانیہ میں اسی ہفتے کے آخر میں شروع ہونے والے COP26 سربراہ اجلاس کے شروع ہونے تک کم از کم 75 ٹن CO2 کی بچت بھی کی! کانفرنس کا موضوع 'بااختیاری کے ذریعے غربت کا خاتمہ› تھا۔ غربت کو کم کرنے کے لئے اور گزشتہ دو سالوں کے دوران کوویڈ کی وجہ سے سفر پر پابندیوں کو دیکھتے ہوئے شاخوں کو آزادانہ طور پر کام کرنے کی تربیت اور بااختیار بنانے کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ ماشااللہ ہیومینیٹی فرسٹ اب 61 ممالک میں رجسٹرڈ ہے، لہذا توجہ کا ایک اہم پہلو ہمارا نیا تنظیمی ڈھانچہ اور تربیتی پروگرام تھا تا کہ مقامی ٹیموں کو اسی طرح کام کرنے اور معیار اور کارکردگی کو بہتر بنانے میں مدد مل سکے۔ کانفرنس میں کامیابیوں اور سنگ میلوں کی نمائش کے ذریعے 26 سال کا جشن منایا گیا جیسا کہ اس انفوگرافک سے واضح ہوتا ہے

بروز ہفتہ 30 تاریخ کو بیت ُالفت کے طاہر ہال میں عامر رفیق حیات صاحب کے افتتاحی کلمات کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ بین الاقوامی چیئرمین احمد یحییٰ سید نے ہیومینیٹی فرسٹ 1995 سے کے سفر، ہمارے پروگراموں کے اثرات کے پیمانے اور اگلے پانچ سالوں کی حکمت عملی کا نقشہ پیش کیا۔ لارڈ طارق احمد نے اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف کے لئے ہمارے کام کی صف بندی پر تبادلہ خیال کیا۔ دن بھر میں بہت سے سیشن سیکھے گئے اور بہترین مشق پر غور کرتے رہے اور جدید نئے حل جیسے تھری ڈی پرنٹنگ، کنٹینرائزڈ کلینک، آف گرڈ سولر، ٹیلی میڈیسن، ڈرلنگ ریگولیشنز اور ہمارے غربت کے خاتمے کے کام سے متعلق دیگر حل بھی تھے۔ پہلا دن افریقہ، ایشیا اور آسٹریلیا کی شاخوں کے متاثر کن بیانات کے ساتھ ختم ہوا کہ وہ کس طرح مضبوط اور زیادہ آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔ دوسرے دن کا پروگرام اسلام آباد منتقل ہو گیا۔خطرے کو کم سے کم کرنے کے لئے اچھی حکمرانی اور تعلیم، غذائی تحفظ اور یتیموں کی دیکھ بھال سے متعلق پروگراموں پر غور کرتے ہوئے مزید اجلاس ہوئے۔ پہلے 25 سالوں سے ہماری تاریخ اور تجربات کی تلاش کرنے والا ایک تفریحی پینل تھا، خاص طور پر بلقان یا ایشیا کے کچھ حصوں میں آفات سے نمٹنے کے کچھ مشن۔سب سے اہم خاص بات شام کا کلیدی اجلاس تھا جب امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کانفرنس سے خطاب کیا جسے ایم ٹی اے پر براہ راست دکھایا گیا۔ انہوں نے سامعین کو اسلام سے ہمارے کام اور وعدہ مسیح کی تحریروں سے تحریک کی یاد دلائی کہ عوام کو ہماری ہمدردی اور سخاوت کے لئے تحریک کا ذریعہ جاننا چاہئے۔ انہوں نے معاشرے میں یتیموں، بیماروں اور بے گھر لوگوں جیسے کمزور ترین لوگوں کی مدد کرنے اور عاجزی کے ساتھ خدمت کرنے اور فخر کو ہمارے کام میں داخل نہ ہونے دینے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ پہلے 25 سالوں میں ہیومینیٹی فرسٹ میں اضافہ ہوا ہے اور وہ دنیا بھر میں رضا کاروں کو اس حد تک استعمال کرتے ہوئے متاثر کن کام کر رہا ہے کہ اقوام متحدہ اور دیگر جماعتیں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کے ساتھ شراکت داری کرنا چاہتی ہیں۔ حضور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے ہیومینیٹی فرسٹ کے رضا کاروں اور ٹیموں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی بات ختم کی جو کہ مثالی انداز میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور انہوں نے ہیومینیٹی فرسٹ سے کہا کہ وہ مستقبل کی طرف دیکھیں تا کہ ترقی جاری رہے، کمزوروں کے حق کے لیے کھڑے ہوں، بے گناہوں کی مدد کریں اور کم سے کم وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔مندوبین اس آخری خطاب سے متاثر ہوئے اور اگلے 25 سالوں میں مزید محنت کرنے کے لئے ایک ٹربو بوسٹ دیا گیا! اللہ ہمارے امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو درازیِ عمر عطا فرمائے تا کہ وہ آنے والے کئی سالوں تک ہر قدم پر ہماری رہنمائی کرتے رہیں، آمین.

رپورٹ: نصیر احمد طاہر۔ ناظم اعلیٰ اجتماع

سالانہ اجتماع 2021ء مجلس انصاراللہ نیدرلینڈ (ہالینڈ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ نیدرلینڈ کا 33واں ایک روزہ سالانہ اجتماع مورخہ 3۔اکتوبر بروز اتوار بمقام بیت النور ننسپیٹ میں بخیر وخوبی منعقد ہُوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ موجودہ حالات کے پیش نظر اجتماع کی تاریخ میں کئی دفعہ تبدیلی کرنی پڑی۔ آخر میں 3 اکتوبر کی تاریخ کو اجتماع کے لئے موزوں سمجھا گیا۔

اجتماع کی کامیابی و بابرکت ہونے اور حصول اغراض ومقاصد کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ایک روزہ اجتماع کی منظوری و دعا کی درخواست کی گئی۔ جو کہ حضور انور نے از راہ شفقت قبول فرمائی اور اس طرح پیارے حضور اقدس کی شفقت بھری دعائیں ہر لحہ ہمارے شامل حال رہیں۔

امسال اجتماع کا موضوع ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام‘‘ تھا۔ اس حوالے سے تلاوتوں، نظموں، تقاریر، بینرز کو ترتیب دیا گیا تھا۔ پروگراموں کے ڈچ زبان میں ترجمہ کا براہ راست انتظام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و دعا کے بعد اور محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نیدرلینڈ مرزا فخراحمد صاحب کی نائب ناظمین اعلیٰ اور ناظمین کی منظوری کے بعد کام کا آغاز کیا گیا۔ اجتماع کی ٹیم میں 4 نائب ناظمین اعلیٰ اور 25 شعبہ جات کے ناظمین و نائب ناظمین کا تقرر کیا گیا تھا۔

اجتماع گاہ و سائٹ کی تیّاری (وقار عمل)

اجتماع سے چند روز قبل سائٹ کا جائزہ لیا گیا۔ جسکے بعد اجتماع سے دو دن قبل وقارِ عمل ہوئے جس کے تحت سائٹ کی صفائی اور تمام شعبوں کی جگہوں کی صفائی کے علاوہ بیت النور کے تمام احاطہ کی صفائی کی گئی۔ اور دوسرے مقامات کو پودوں اور پھولوں سے آراستہ کیا گیا۔ اجتماع گاہ، تمام دفاتر کی تیاری، کھانے کے ہال کی تیاری کی گئی۔ ان وقارعمل میں 35 انصار نے حصہ لیا۔

اجتماع سے ایک روز قبل تمام انتظامات کا فائنل جائزہ لینے کے لئے ایک میٹینگ بلائی گئی جس میں تمام انتظامات کو تسلّی بخش پایا گیا۔

صبح ساڑھے نو بجے رجسٹریشن کا آغاز کیا گیا۔ بڑی تعداد میں انصار وقت پر تشریف لائے اور تیزی سے رجسٹریشن کا کام جاری رہا۔

پرچم کشائی

ساڑھے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ نیدرلینڈ کا پرچم محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ہالینڈ نے جبکہ مجلس انصاراللہ کا پرچم محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے بلند کیا۔ دعا کے بعد محترم امیر صاحب کی خدمت میں ایک بچے نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس دس بج کر پینتالیس منٹ پر شروع ہوا جس کے آغاز پر تلاوت قرآن کریم ہوئی۔ عہد مجلس انصاراللہ اور نظم کے بعد محترم صدر مجلس انصاراللہ مرزا فخراحمد صاحب نے خوش آمدید کہتے ہوئے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں دو سال بعد یہ موقع میسر آیا ہے کہ ہم اکٹھے ہوئے ہیں، اللہ کرے کہ ہم اس سے بھرپور استفادہ حاصل کریں اور مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی جو ان اجتماعات سے توقعات ہوتی ہیں ہم ان پہ پورا اترنے والے ہوں۔ اور جو نئے آنے والے ہیں جو کہ آج کے اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق پا رہے جو کہ اچھی تعداد میں آئے ہوئے ہیں ان سے گزارش ہے کہ زبان سیکھیں اور جلد معاشرہ کا حصہ بنیں اور جماعت کے ساتھ مضبوطی سے منسلک ہو کر خلیفہ وقت کی راہنمائی میں اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ پیش کریں۔ آئندہ آپ نے ہی اسلام احمدیت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔

بعد ازاں محترم امیر جماعت ہالینڈ ہبیت النور فرہاخن صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے انصاراللہ کو مقصد حیات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے اللہ کی عبادات اور دعاوں کی طرف خاص توجہ کریں۔ دعا کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے۔ مساجد و مراکز میں باجماعت نماز کے لئے آئیں اور جہاں مساجد و مراکز دور ہیں وہاں گھروں میں باجماعت نمازیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وقت اور مال کی قربانی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

علمی و ورزشی مقابلہ جات

اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ علمی مقابلوں میں تلاوت قرآن کریم، نظم اور فی البدیہہ تقریر کے مقابلہ جات اور ورزشی مقابلوں میں میوزیکل چیئرز، ٹیبل ٹینس۔ ڈارٹ کے مقابلہ جات

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

منعقد ہوئے۔

وقفے میں دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کے فائنل کروائے گئے۔ بارش والے موسم کی وجہ سے فٹ بال اور کرکٹ کے کھیل نہ ہو سکے اس لئے بی پلین کے تحت انڈور گیم کا پروگرام کیا گیا۔

اختتامی اجلاس

چھ بجے اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد انصار اللہ اور نظم کے بعد خاکسار نصیر احمد طاہر نے بطورِ ناظم اعلیٰ اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس مرزا فخر احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور شکریہ کے کلمات فرمائے۔

محترم مشنری انچارج نعیم احمد وڑائچ صاحب نے مختصر خطاب میں پنجوقتہ نماز ادا کرنے اور باجماعت نماز ادا کرنے کے بارے تلقین کی بعد ازاں محترم مشنری انچارج نعیم احمد وڑائچ صاحب علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے انعامات، شیلڈز اور سرٹیفیکیٹس تقسیم کئے۔ محترم صدر صاحب مجلس نے کارکردگی کے لحاظ سے سال 2020ء اور 2021ء میں اوّل، دوئم اور سوئم آنیوالی مجالس اور ریجنز کو شیلڈز سے نوازا اسی طرح اوّل آنیوالی مجلس ڈین ہاگ کو علم انعامی سے نوازا۔ اس مجلس کے زعیم مکرم عبد الواسع مبشر صاحب ہیں۔

بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس نے اپنے خطاب میں انصار بھائیوں کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور اجتماع میں شرکت کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور کارکنان کا بھی شکریہ بھی ادا کیا۔ اللہ کے فضل وخلیفہ وقت کی شفقت بھری دعاؤں اور کارکنان کی انتھک محنت سے یہ ایک روزہ اجتماع کامیاب ہوا۔

اجتماع کا اختتام دعا سے ہوا۔ اس کے بعد شام کے کھانے میں باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد وائنڈ اپ کا آغاز ہوا۔ جو کہ دس بجے تک مکمل ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

حاضری اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام لوکل مجالس جن کی تعداد 14 ہے سے انصار کی نمائندگی ہوئی۔ کل حاضری انصار 168 مہمانان 15۔ اس طرح کل حاضری 183 رہی۔ انصار کی حاضری 58٪ رہی۔

باربی کیو کے موقع پر مزید خدام نے انتظامات بھی شامل ہونے کی وجہ سے کل حاضری 230 سے بھی بڑھ گئی تھی۔

امسال اجتماع کی خاص خاص باتیں

1. امسال کووڈ 19 کی وجہ سے رہائش گاہوں وواش رومز کی صفائی اور سینیٹائزرز کا اہتمام کیا گیا تھا۔
2. اجتماع میں آنے والے انصار کے لئے کووڈ 19 سے بچنے کے لئے ہدایات دی گئی تھیں۔
3. ڈنر میں باربی کیو کا انتظام کیا گیا۔
4. سالانہ اجتماع سے قبل ریجنل اجتماعات کا انعقاد ہوا تھا جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات میں پوزیشنز لینے والوں کے نام پہلے ہی سے حاصل کر لئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ نئے آنے والے انصار کو مقابلہ جات میں شمولیت کی خصوصی دعوت دی گئی۔
5. اس دفعہ کافی تعداد میں نئے آنے والے انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔
6. اجتماع کی حاضری سب سے زیادہ رہی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ کو ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص، وفا، محنت، اطاعت اور جانفشانی سے خدمتِ سلسلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموزبات

بعض لوگ معمولی اختلافات کی بناء پر دوسروں کے عیب پھیلانا شروع کر دیتے ہیں تا کہ معاشرے میں اس شخص کو بدنام کیا جاسکے۔ یہ ایک نہایت ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ستّار ہے اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ستّاری کی صفت کو اپناتے ہوئے اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا کا مسئلہ بنانے کی بجائے عفو و درگزر سے کام لینا چاہیئے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو مومن اپنے بھائی کے عیب کو دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔“

(مجمع الزوائد جلد 6 صفحہ 268)

مدیحہ مصور کاہلوں۔ ریجائنا، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

20 نومبر 2021ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:15	17:38
مدینہ منورہ	05:19	17:33
قادیان	05:36	17:27
ربوہ	05:16	17:07
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:59	16:08